786

کلام
1262

1

وہ جو نورِ اوّلین ہے احمدؐ مختار ہے
وہ شہنشاہِؐ دو عالم ہے بڑی سرکارؐ ہے

آیۂ رحمت وہی ہے رحمتِؐ غفار ہے
اس لئے ہم کو محمدؐ مصطفیٰؐ سے پیار ہے

گر نہیں عشقِ محمدؐ زندگی بیکار ہے
کہ محمدؐ مصطفیٰؐ ہی سیّدؐ و سالار ہے

جو کوئی سرکارؐ تیرے سایۂ رحمت رہے
اس کی دنیا آخرت دونوں گل و گلزار ہے

دلفریبی اس جہاں کی مومنو مت دیکھنا
یہ جہاں دھوکہ دہی کے واسطے تیار ہے

ہر قدم پر پیش آتے ہیں حوادث نت نئے
ہر قدم پر مل رہا عیار اور مکار ہے

چھوڑ دو دنیا کی چاہت بزمِ آقاؐ میں چلو
جس جگہ اللہ کی رحمت کا لگا دربار ہے

ہاتھ میں میرے ہیں گجرے اب درود و نعت کے
پھول الفت کے جمع کر کے بنایا ہار ہے

میں سلام عشق کا سہرہ بنا لوں تو چلوں
جس جگہ آقاؐ میرے ہیں آپؐ کا گھر بار ہے

آپؐ کے قدموں میں جا کر پیش کرنے ہیں مجھے
ایک سیلابِ اشک ہے اور غم کا بار ہے

ہیں بھرے اطراف میں جھنجھٹ جھمیلے بے پناہ
یارسول اللہ مدد دشمن کی بھی یلغار ہے

ہیں تمہارے نام لیوا رنج و کلفت میں پڑے
ہر طرف ہے دشمنوں کا اجتماع بھرمار ہے

کچھ توجہ کیجئے کچھ تو دلاسہ دیجئے
مضطرب ہوں نیم جاں ہوں اب کرم درکار ہے

آج دل بھی ہے بجھا سا لب پہ ٹھنڈی آہ ہے
یہ تیری یاتری غم و دکھ سے ہوئی لاچار ہے

تیری جنت میں رہیں تو دل کو تسکیں ہو سکے
روح تیرے سایہ گنبد کی طلب گار ہے

اب ذہن میں اور کچھ رہتا نہیں تیرے سوا
میرے ہاتھوں میں تمہاری تسبیح اذکار ہے

یوں تو امت آپؐ کی سب شیر دل افراد ہیں
تقویت کے واسطے دل میں تمہارا پیار ہے

ہم کو ہے تسلیم تیری رحمتیں ہیں بے بہا
ہم کو تیری رحمتوں کا کب ہوا انکار ہے

عرض میری آپؐ سے اک اور ہے یا سیدیؐ
آل میری بھی کرم کی مستحق سرکارؐ ہے

ڈوبتی نبضوں پہ میری ہاتھ رکھ دیجے ذرا
اے مسیحاؐ اب تمہاری زاہدہ بیمار ہے

میرا دین دنیا تیری ذات سے ہے
سخن میں حسن بھی تیری بات سے ہے

یہ دن کا اجالا چمکتی ہوئی شب
میرے چاند تیری کرامات سے ہے

ہوئیں پھر سے روشن میرے دل کی گلیاں
چمک چاندنی کی بڑی رات سے ہے

خدا بانٹتا ہے زمانے میں نعمت
میرے آقا جی تیرے صدقات سے ہے

میرے گھر کا ماحول پرنور ہے تو
شہہ ذوالمنن کی عنایات سے ہے

تیری نعت کو وقت مختص کیا ہے
یہ میری عبادت کے اوقات سے ہے

تیری چاہتوں میں تیری قربتوں میں
محبت میں راحت ملاقات سے ہے

میری آنکھ کا نور ہو جانِ جاناں
میرے خوں میں گردش تیری بات سے ہے

کسی کے لئے دل دھڑکتا نہیں ہے
کہ مجھکو محبت تیری ذات سے ہے

مجھے ہے مسرت کہ تم ہو ہمارے
وگرنہ شکایت تو حالات سے ہے

اگرچہ تمہاری عنایات بے بہا ہیں
تیرے واسطے سے تیری نعت سے ہے
میرے سر پہ ہالہ ہے لطف و کرم کا
یقیناً تمہاری کرامات سے ہے
بچاتے ہیں ہم کو حوادث سے آقا
تمہاری پناہ ہم کو آفات سے ہے
وہاں بھی کرم یار ہوں میرے آقا
دعا التجا یہ تیری ذات سے ہے
رسول خدا شافع حشر ہوں گے
مجھے حوصلہ بھی اسی بات سے ہے
میں بسمل کی مانند تڑپتی تھی ہر پل
ملی دل کو تسکیں تیری نعت سے ہے
تیرے دیں کی خاطر جہادِ مسلسل
مکیتان جنت کی عادات سے ہے
مجھے دشمن دیں سے نفرت ہے چونکہ
قرانی کو تیار ہر بات سے ہے
گزاری ہے میں نے مسلسل جہد میں
صبر کی یہ عادت بھی حالات سے ہے
مگر اب جو کہتی ہوں نعت و حمد میں
تو قربت محبت کے نغمات سے ہے
قرآں کی ہے چاہت حدیثوں کی الفت
محبت مجھے تیری ہر بات سے ہے
تیری راہ میں سو باہتکام رخصت
امید شفاعت تیری ذات سے ہے

786

الٰہی لبوں پر میرے ہے دعا
شفاعت نبیؐ کی ہمیں کر عطا
کرم کی نظر کر ہدایت ملے
ہمیں دشمنوں سے کفایت ملے

درودوں سلاموں کی بن کر لڑی
عجز سے دعا کر رہی ہوں کھڑی
تیری رحمتوں کی بہاریں رہیں
نبیؐ کی محافل میں نعتیں پڑھیں

اسی میں ہو میری فنا اور بقا
کروں تیرے اذکار صبح و مسا
ہمیں دین و دنیا میں کر سرخرو
ہماری تمنا ہے یہ آرزو

ہمیں دینِ حق تعالیٰ سے پیار رہے
میرے سر میں سودائے دلدار رہے
شہنشاہؐ عالم کی دے کر پناہ
ہمیں خیر امت میں ہے کر لیا

تمنا کی ڈالی بھی گل بار ہو
ہمیں پیارےؐ آقاؐ کا دیدار ہو
نبیؐ جی سے قربت کے حالات ہوں
کبھی نہ جدائی کے لمحات ہوں

الٰہی ہماری یہ عادت رہے
میسر ہم کو تیری عبادت رہے
رہیں تیرے محبوبؐ پے جاں نثار
تو مخلوق تیری کے بھی غم گسار

خدارا نگاہِ کرم ہو ادھر
تمہاری توجہ کی ہوں منتظر
برستی ہیں آنکھیں میری روز و شب
نگاہِ کرم کی ہمیں ہے طلب
تیری زاہدہ کو سکوں ہو عطا
کہ ہے زاہدہ کرب میں مبتلا

آئی جب اللہ کی رحمت جوش میں
آ گئے آدمؑ و حوّا ہوش میں

جبلِ رحمت پر ہوئی جب ملاقات
غم سے پائی آدمؑ و حوّا نجات

تین صدیوں بعد پھر وہ مل گئے
ان کی خوشیوں کے گلستاں کِھل گئے

آ کے جبرائیلؑ نے جب دی اذاں
اور محمدؐ کی شہادت کی بیاں

نامِ احمدؐ سن کے جبرائیلؑ سے
آدمؑ و حوّا خوشی سے جھوم کے

سر فگندہ ہو کے بولے اے کریم جل جلالہٗ
بخشش دو صدقے محمدؐ کے رحیم جل جلالہٗ
پوچھا اللہ نے ذرا یہ تو بتا
کس سے پایا ہے محمدؐ کا پتہ

جب کہ وہؐ پوشیدہ ہے اک نور ہے
اور نگاہوں سے تمہاری دور ہے

بولے آدمؑ یا خدا اے مہرباں
میرے پتلے میں جو پھونکی تو نے جاں
میں نے دیکھا عرش پر لکھا ہوا
لا الٰہ الا اللہ محمدؐ الرسول اللہ

باقی اگلے صفحہ پر

میں نے سوچا یہ خدا کا لاڈلا
تیری کرسی پر ہے بیٹھا جچ رہا
اس لئے دیتا ہوں تجھ کو واسطہ
نامِ احمدؐ کے تصدق یا اللہ
داغ دھبوں سے یہ دامن صاف کر
ساری تقصیریں ہماری معاف کر
خوش ہوا اللہ سن کر التجا
آدمؑ و حواؑ سے اللہ نے کہا
تم شفیعؐ لائے ہو نام مجتبےٰ
رحمتِ عالم محمدؐ مصطفےٰ
اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں میں
ساری تقصیریں مٹا دیتا ہوں میں
جو میرے پیارے کو شافعؐ لائے گا
رحمتیں ہم سے یقیناً پائے گا
میں بھی مجرم ہوں بلائیں ٹال دے
التجا ہے التجا غفار سے
جانتا ہے تو میرے احوال کو
پیار میں ڈوبے میرے اقوال کو
میں جو ہوں سرکار کے قدموں کی دھول
میری تحریریں کریں آقاؐ قبول
شافعؐ محشر کی صحبت ہو نصیب
رحمتِ عالمؐ ہمارے ہوں قریب
پیش کر لے زاہدہ نعتوں کے پھول
آل و نسل زاہدہ نہ ہو ملول

بھرا یا خدا میرا کاسہ رہے
چمکتا مقدر کا پانسہ رہے

بہاریں رہیں زندگی میں سدا
تیری رحمتوں سے ہو کاسہ بھرا

خزاں کا کبھی بھی نہ ہو وے گزر
ہو دامن میرا تیری رحمت سے پر

درِ توبہ جب رکھ دیا میں نے سر
کرو درگزر ہو کرم کی نظر

میری لغزشیں ہوں خطائیں معاف
میں آکر کروں تیرے گھر کا طواف

تمنائیں میری بھی بر آ سکیں
تمہارے حرم میں جو ہم جا سکیں

کہ رہتا نگاہوں میں ہے گھر تیرا
رہے آنا جانا ہمیشہ میرا

کبھی حجرِ اسود کو میں چوم لوں
کبھی گرد کعبے کے میں گھوم لوں

کبھی نقل میزابِ رحمت تلے
مقامِ براہیم بھی ہوں کھڑے

تیرے گھر کا پیارا ہے دلکش سماں
تصور میں رہتے ہیں ہم تو وہاں

مجھے لے کے جائے مقدر میرا
ستارہ چمک جائے تقدیر کا

مشرف نگاہیں ہوں دیدار سے
کروں جان و دل پیش میں پیار سے

حمد تیری کہتی ہوں بیٹھی کبھی
جمع کرتی نعتوں کے موتی کبھی

ہمارے محمدؐ نبیؐ مصطفیٰ
تیرا پیار دل میں ہمیشہ رہا

سلاموں درودوں کے کتنے ہی ہار
کئے پیش خدمت کروڑوں ہی بار

ہے تسلیم میں اک گنہگار ہوں
مگر تیری بندی کرم گار ہوں
ہوں وابستہ تجھ سے میں پروردگار
ہے محبوبِ یزداں سے بھی مجھ کو پیار

اسی واسطے التجا ہے میری
سدا زاہدہ پہ ہو رحمت تیری

الہی ہو رحمت کی برسات ہو
تو ہر روز تجھ سے ملاقات ہو

ہے مومن کی معراج وقتِ نماز
ادا ہوں نمازیں عدد سات ہو

تہجد پڑھوں تیرا قرآں پڑھوں
فجر بعد اشراق میں بات ہو

ادا ہوں فرض پانچوں وقتِ نماز
ہو صحبت تیری۔ دن ہو یا رات ہو

کبھی پڑھ سکوں میں صلاۃِ درود
صلاۃ التسبیح میں بھی گھات ہو

تیرے ساتھ بیٹھوں میں سو کر اٹھوں
بہت رزقِ طیب میں برکات ہو

تیری زایرہ کی سحر ہو یا شب
تیری رحمتوں والی برسات ہو

مہینہ محرم ہے دل سوگوار
نبیؐ جی ہے امت تیری غم گسار
تمہیں پرسہ دینے کو آئے ہیں ہم
گھرانے تیرے کا ہمیں بھی ہے غم
جو شانِ امامت سے تھے سرفراز
وہ تیرےؐ دلارےؑ تیرے ہم راز
وہ شاہِؑ دو عالم کے سب لاڈلےؑ
جو کرب و بلا میں تڑپتے رہے
وہ بھوکے تھے پیاسے بڑے دل فگار
مگر نعرہ تکبیر سی تھی پکار
خدا کی محبت سے سرشار تھے
سبھی دینِ حق کے پرستار تھے
وہ رکھتے رہے دین کی آبرو
رگوں میں تھا شیرِ خدا کا لہو
کبھی دودھ کی لاج رکھتے رہے
کبھی نام اللہ لیے کٹتے رہے
نواسےؓ نبیؐ کے گئے جان ہار
مگر دین پہ آنے نہ دی کچھ غبار
تیری آلؑ و عترت سے ہم کو ہے پیار
اسی واسطے آنکھیں ہیں اشک بار
انہیں پیش کرکے درودوں کے ہار
سلامِ عقیدت میرا بار بار

جو غازی تھے ان کو بھی میرا سلام
برستی رہے ان پہ رحمت مدام
امامؑ انبیاء سے وہ چشم و چراغ
نگاہیں تھیں پُرنم تھے دل داغ داغ
جو کرب و بلا میں گرفتار تھے
بگرد فوج دشمن کے خوں خوار تھے
تھے ظالم تماشا بناتے رہے
انہیں پا بجولاں پھراتے رہے
کبھی کھینچتے چادریں آپؑ کی
تھیں شہزادیاں نیک ماںؑ باپؑ کی
حیا جن کی دنیا میں ضرب المثل
پڑی ان پہ مشکل نہ تھا کوئی حل
کہ مجبور و بے بس تھیں شہزادیاں
تھیں غم ناک جن کے لئے وادیاں
کڑے وقت ہم نہ تھے جانؑ بہار
تیری آلؑ پر جان کرتے نثار
کروڑوں درود اور کروڑوں سلام
امامؑ مقدس اے عالی مقام
تیری زاہدہ کے صلاۃ و سلام
کہیں آلؑ و عترت کے خیرالانامؐ

786

1 صفر کا نظر چاند جب سے ہے آیا
وہم سا میری جان میں ہے سمایا
مجھے یاد آتی حدیث نبیؐ ہے
کہ ماہِ صفر میں تو سختی بھری ہے
بیاں کر رہی ہوں جو معلوم ہے
حدیثِ مقدس کا مفہوم ہے
زمیں پر بلائیں اترتی ہیں اس ماہ
کئی سختیاں اور ملتی ہیں اس ماہ
قیامت بھی اترے گی ماہِ صفر میں
ہمارے ہیں اعمال رب کی نظر میں
ابھی اپنی اصلاح کرتی ہے بہتر
عمل لوگ کرتے ہیں حیواں سے بدتر
نزولِ بلا کا مہینہ صفر ہے
بھلائی کی راہوں سے کیوں بے خبر ہے
خدا کے مقرب صحابہؓ تھے پیارے
نبیؐ کی محبت نے دل تھے نکھارے
انہیں دینِ حق تعالیٰ کی چاہ رہتی
نبیؐ کی اطاعت بھی ہمراہ رہتی
وہ سب مانتے یہ مہینہ ہے بھاری
اسی واسطے رہتی ہیبت سی طاری
وہ جب دیکھتے چاند نکلا نیا ہے
کہ منحوس ماہِ صفر ٹل گیا ہے
صحابہؓ تو پھر نیا چاند لاتے
تو پھر مسرت سے دل جھوم جاتے
تو حسّان نعتوں کے نغمے سناتے
جو سن کر شہؐ دوسرا مسکراتے
ربیع الاوّل کی سب رونقیں ہیں
ظہورِ نبوت سے سب رحمتیں ہیں
ہمیں ذکرِ سرکارِ محبوبؐ تر ہے
حبیبِؐ خدا مالکِ بحر و بر ہے
تیری زاہدہ کو کسی سے غرض کیا
کرے اپنی حالت کسی سے عرض کیا

ربیع الاوّل مہینہ آیا ہے
رنگ رحمت تیری کا چھایا ہے
ہم ظہورِ نبیؐ کا دن پاکر
دامنِ کرم میں تیرے آکر
دین و دنیا سنوار لیں اپنی
روح و جاں بھی نکھار لیں اپنی
مہک اٹھی حضورؐ پاک کی یاد
ہم منائیں گے آپؐ کا میلاد
نغمۂ نعت چار سو بکھرے
نعت کا نور جان میں اترے
ہم نے مانا کہ یہ سعادت ہے
درحقیقت یہ ہی عبادت ہے
کہ تیرے نام سے ملے نسبت
جس سے پاتے ہیں قدسیاں عزت
بخش دیتا ہے رب گناہِ عظیم
شافعؐ حشر کی نگاہِ کریم
پھیر دیتی ہے رخ ہواؤں کا
سلسلہ چل پڑا عطاؤں کا
چاہتی ہوں شفاعتوں کی بھیک
میرے حالات کچھ نہیں ہیں ٹھیک
دے دو خیرات جانِ جاں ذرا
بھر دو کاسہ حضورؐ آج میرا
شافعؐ عاصیاں نگاہِ کرم
دیکھتے آؤں جلوہ گاہِ حرم

کلام نمبر 5

پھر عبادات ہوں دل و جاں سے
اور وعدے ملیں تیرے ہاں سے
بیٹیاں میری ہو کے تیری رہیں
آل در نسل میرے پھولیں پھلیں
دستِ شفقت تیرا رہے سر پر
رحمتوں میں تیری رہیں گھر کر
باسعادت ہوں باشعور و عمل
پیدا ہوں اولیاء نسل تا نسل
وہ احادیث کے بنیں حافظ
تیرے قرآن کے رہیں حافظ
نورِ قرآن سے رہیں مسرور
اور احادیث سے بھی پائیں سرور
مامتا سے بھری دعا ہے میری
مہر تصدیق چاہتی ہوں تیری
میری ڈھارس بندھائیے سرکار
گھیر لیں ہم کو آپؐ کے انوار
ہوں مجلّی ہمارے جان و جگر
آخرت کا رہے نہ ہم کو فکر
آ گیا ہے زمانہ پیری کا
وقت ہے آپؐ کی دستگیری کا
اب تیری زاہدہ کو چین ملے
تیرے قدمین پاک میں ہی رہے

786

حمد باری کرلوں تیرے گیت گاؤں
میں دنیا کے رنج و الم کو بھلاؤں
تیری رحمتوں کے ہوں موسم سہانے
زمانے کی چاہت کو دل سے ہٹاؤں
خداوند قدوس تیرا کرم ہو
تیرا اذن ہو وے میں کعبے کو جاؤں
نہ گردن پہ ہو میرے بار ندامت
جو کعبے کے اطراف چکر لگاؤں
طواف حرم کرکے ہو صاف دامن
ندامت کے آنسو سے دھبے مٹاؤں
کرم بار ہو تیری رحمت خدایا
تو مسجد نبوی میں سجدے لٹاؤں
سکون اور راحت میری کون چاہت
کسی کو میرا راز دل کیوں بتاؤں
میرا دین و ایمان محبوب یزداں
کسی غیر کے در پہ میں کیسے جاؤں
میرا دشمن جاں زمانہ ہوا ہے
غم دل کے قصے میں کس کو سناؤں
نبی جی کے دربار میں حاضری ہو
میں اپنی محبت کی معراج پاؤں
تو جی بھر کے جنت میں سجدے گزاروں
میں محبوب یزداں کو نعتیں سناؤں
ہو لطف قیام و قعود و سجود
تلاوت سے تھوڑی جلا اور پاؤں
نوید شفاعت نوید مسرت
قدوم مقدس میں جاں کو لٹاؤں
بقیع میں لحد گر مقدر میں ہو وے
تیری جنتوں میں مزے پھر اڑاؤں
تیری زاہدہ کا ہو نزدیک مدفن
جدائی کے صدمات میں نہ اٹھاؤں

چٹکی چٹکی چاندنی میں تخلیقات
دے رہی ہیں ہم کو ایسی تعلیمات
گلشنِ ہستی کے گل و نسترن
پیش کرتے ہیں نبیؐ کو تسلیمات
آپؐ کی الفت کا دیتے ہیں درس
بانٹ کر خوشبوئے طیبہ کی سوغات
کر رہے ہیں جشن میلاد و عرس
کہہ رہے ہیں اپنے آقاؐ جی کی نعت
حور و غلماں قدسیاںؐ بھی ہیں موجود
لے کے آئے ہیں درودوں کی سوغات
اللہ تعالیٰ بھی ہے تیرا مدح خواں
پڑھتا ہے محبوبؐ کی خاطر صلات
اعلیٰ و بالا بنا کر اک نبیؐ
دیکھتا رہتا ہے اس کو دن ہو رات
اے خدا کے لاڈلے پیارے رسولؐ
ہے جدا سب سے تمہاری پاک ذات
تیری ہستی اے میرے بے کس پناہ
بے مثل ہے۔ آپؐ کی تو کیا ہے بات
تیرا عاصی پر کرم ہے بے بہا
بخشش رکھا ہے مجھے یہ وصفِ نعت
حشر کے میدان میں بھی اے کریمؐ
بخشش دینا اپنی باندی کو خیرات
زاہدہ کے بھی مقدر ہوں حضورؐ
تیری مدح خواں کو تیرے انعامات

نجانے میں کب دیکھوں جلوے تیرے
تو رہتا ہے عرشوں سے بھی کچھ پرے

کبھی تو میری سمت کر لے نگاہ
صبح و شام تکتی ہوں میں تیری راہ

میرے چاند کی چاندنی ہو اِدھر
کھڑی ہے تمہاری دیوانی جدھر

کہ نیّا ہماری ہے منجدھار میں
کنارہ ہے اپنا تیرے دوار میں

مسافر تیرے راستے کی ہوں میں
بھکاری تیرے واسطے کی ہوں میں

شفاعت کی دیدیں مجھے بھیک اب
میری آخرت ہووے گی ٹھیک تب

بڑی مشکلیں ہیں مصائب بہت
تو زحمت سے حالت ہے بگڑی سخت

مگر تیری رحمت سے رہتی ہوں خوش
حمد نعت کہتی ہوں ہوتی ہوں خوش

مہینہ ہے صیام کا آ رہا
تراویح میں قیام کا آ رہا

خداوندِ عالم ہوں بندی تیری
عجز سے دعا کر رہی ہوں کھڑی

بحقِ صفیؑ و نجیؑ و طبیبؐ
بحقِ ذبیحؑ و کلیمؑ و حبیبؐ

میری روح اور جسم کو دے شفا
میری نسل کو رحمتیں کر عطا

ملے سب کو توفیق صیام کی
تراویح نمازوں میں قیام کی

قبولِ دعا کی ہوں امید میں
ہو رحمت کی بارش شبِ عید میں

ہے رحمت ہی رحمت خدا کا حبیبؐ
میرا اللہ بھی زاہدہ ہے مجیب

آ گیا ہے ماہِ رمضاں نور کی برسات ہے
ہر طرف قرآں کے نغمے اور تراویح رات ہے

پوچھتے ہیں اہلِ جنت کون ہے وہ پارسا
جنتوں کی سمت روزانہ ہے بڑھتا آ رہا

طاق راتوں میں سبھی کو شبِ قدر کی چاہ ہے
رب کی رحمت کا ذریعہ اور مبارک راہ ہے

جو بھی پا لیں گے قدر کی رات کی رنگینیاں
پھول خوشیوں کے کھلیں گے جب مٹیں بے چینیاں

آؤ سارے اہلِ دل مل کر دعائیں مانگ لیں
اور رضائے ربِّ تعالیٰ کی ادائیں مانگ لیں

آج رحمت عام ہے راہِ ہدایت مانگ لیں
چھوڑ کر گمراہیاں راہِ شرافت مانگ لیں

پکڑ لیں اللہ کی رسی اور شریعت مانگ لیں
مانگ لیں اللہ کی نصرت اور طریقت مانگ لیں

مانگ لیں رحم و کرم رب سے نجابت مانگ لیں
یہ اجابت کی گھڑی ہے ہم عنایت مانگ لیں

آج سرکارِ دو عالم کی حمایت مانگ لیں
آپ کا لطف و کرم، عشق و اطاعت مانگ لیں

بخشوا لیں جرم سارے یہ کرامت مانگ لیں
ہر خطا پر درگزر عفو و سخاوت مانگ لیں

آنے والی نسل کی خاطر دعائیں مانگ لیں
کوثر و تسنیم والے کی عطائیں مانگ لیں

ماننگ لیں مولیٰ کی رحمت کی گھٹائیں مانگ لیں
آج سارے در کھلے ہیں سب دعائیں مانگ لیں

ہم نبیؐ محترم سے راہ نمائی مانگ لیں
آپؐ کی مدحت کی خاطر خوش نوائی مانگ لیں

ہم دعائیں مانگ لیں اب دید ہو سرکارؐ کی
وارثِ کون و مکاں آقاؐ نبیؐ ابرار کی

ہم زیارت سے مشرف ہوں شاہِ انبیاؐ
تیرے قدموں سے جدا ہوتا نہ چاہیں گے شہاؐ

تیری رحمت کے سہارے زندگانی بسر ہو
اور تیرے چاہنے والوں میں میرا حشر ہو

سال اگلا آئے گا جانے وہ کیسا وقت ہو
تیری رحمت سے شہاؐ کوئی نہ وقتِ سخت ہو

ہم قدر کی رات کے ثمرات کو پالیں اگر
کہ قدر کی رات بھاری ہے ہزار برس پر

مل گئیں جن کو قدر کی رات کی سب برکتیں
خوش ہیں وہ اپنے مقدر پہ کتنی سب رحمتیں

آج صدقہ بٹ رہا ہے سیدہ کے باپؐ کا
ذاتِ پاک مصطفیٰؐ نورِ مجسم آپؐ کا

ہے کھڑی در پہ سوالی زاہدہ بھی ملتجی
میری آل و نسل پر رحمت لٹادو یا نبیؐ

میرے کریم ﷺ تمہارے خیال میں گزرے
حیات میری فقط وجد و حال میں گزرے

نظر میں اترا کریں جلوے شاہِ عالم ﷺ کے
تمہاری نعت کے حال و مقال میں گزرے

خیال و خرد کریں طواف سبز گنبد کا
ہر ایک لمحہ نبی ﷺ کے خیال میں گزرے

کروں میں سنبل و ریحان پیش حرمت میں
درودِ پاک کی محمل کی ڈھال میں گزرے

ہو نورِ نعت کی شمع ہمارے ہاتھوں میں
سفر صراط چراغاں حال میں گزرے

ہوں جستجوں میں طعام و قیام کے حیلے
تیرے گھرانے کے قرب و وصال میں گزرے

تمہاری دید کی پیاسی نگاہیں ہوں سیراب
نہ آنچ نار کی آئے جمال میں گزرے

تمہاری زاہدہ بیٹھی ہے یہ دعا کرے
کہ آخرت بھی تمہارے وصال میں گزرے

جو خدا کا نور، اس کا پیار ہے شنوپر ہے
ہاں وہی تو سرورِ عالم ہمارا پیمبر ہے

ان کے در سے پھوٹتے ہیں چشمۂ حکمت سبھی
لوٹتے ہیں ان کے در سے آپ کی رحمت سبھی

جن کی خاطر گُل ثمر ہیں گلستاں سبزہ چمن
جن کی خاطر چاند تاروں کی سجی ہے انجمن

ان کی خاطر ہیں بہاروں کی سبھی رنگینیاں
ذکر کرتے ہیں پرندے بھی بنا کر ٹولیاں

یہ سمندر یہ چٹانیں قدسیاں جن و بشر
کھیت اور کھلیان بھی لہرا کے کرتے ہیں ذِکر

بے قرار و مضطرب دیکھا ہے مجھکو جب کبھی
ایک مہکی سی ہوا آئی ہے طیبہ سے تبھی

حوصلہ دیتی ہے مجھکو اور دل کرے گداز
پیار سے دیتی ہے مجھکو، پھر پیامِ دلنواز

زاہدہ سرکار کی یادوں سے گھر آباد رکھ
اور نعتِ مصطفےٰ سے دل ہمیشہ شاد رکھ

فاطمہؓ بیٹی نبیؐ کی لاڈلی
سب سے اوّل جا کے باباؐ سے ملی
تھی محبت باپؐ کی خوں میں حلول
کہ وصالِ باباؐ سے تھی وہ ملول
سیّدہؓ سے باپؐ نے یہ تھا کہا
بعد میرے وقت آئے گا تیرا
پیاری بیٹی حوصلہ رکھنا صبر
آخرت کا راستہ تو ہے قبر
کُلُّ نفسٍ ذائقۃ الموت ہے
اور مقامِ روح بھی لاہوت ہے
تجھ کو رتبہ دے دیا اللہ نے
مالکِ کُل مالکِ ارواح نے
تیرے سر پر جنتوں کا تاج ہے
تیرا باباؐ صاحبِ معراج ہے
پہنچ کر جنت میں رہنا میرے ساتھ
جنتوں کی کنجیاں ہیں میرے ہاتھ
کرتا فردوسِ بریں میں روز عید
ربّ تعالیٰ کی بھی کرتا روز دید
ہجر میں کٹتا وقت تھا گو محال
مطمئن تھا دل کہ ہوگا پھر وصال
سیّدہؓ تجھ پر کروڑوں ہوں سلام
اور تیری آلؓ و عترت پر مدام
تو حسینؓ و حسنؓ کی ہے والدہؓ
تیری مدح خواں ہے تیری زاہدہ

آقا ہو شاہ ہو تم
بیکس پناہ ہو تم
اللہ کی چاہ ہو تم
نورِ نگاہ ہو تم
تم آرزو ہو میری
تم آبرو ہو میری
سازِ حیات ہو تم
راہِ نجات ہو تم
رونق ہو آسماں کی
زینت زمیں زماں کی
سنبل کی جان ہو تم
جانِ ریحان ہو تم
قرشی نبی پیمبر
بھیجیں درود تم پر
اُمتی نبی ہمارے
ہم سب کے ہیں سہارے
شانِ کریم وہ ہیں
شانِ رحیم وہ ہیں
اللہ مدح خواں ہے
تو زائرہ کی جان ہے

آپ پر ہے اللہ تعالیٰ مہرباں
فاطمہؓ خاتونِ جنت میری جاں
سخت مشکل میں پکارا ہے تجھے
دادگر! تیرا سہارا ہے مجھے
واسطہ تجھ کو تیرے حسنینؑ کا
ان کی آلؑ و نسل کا زوجینؓ کا
میری نیّا بھنور میں ہے پھنس گئی
دشمنوں کے غول میں ہے دھنس گئی
ہوں مصیبت میں، پڑا اندھیر ہے
گرد میرے، حاسدوں کا گھیر ہے
نامکمل کام میرے ہیں پڑے
مارنے کو راہ، دشمن ہیں بڑے
میں نے لکھے نعت کے دیوان ہیں
چھاپنے والے بنے انجان ہیں
کیجئے حیلہ کوئی بہر مدد
میں نے لکھی ہیں کتابیں 8 آٹھ عدد
جاریہ صدقہ کی نیت تھی میری
پلے سے قیمت ادا میں نے تھی کی
پبلشر میرا وطیرہ بدل کر
ٹالتا ہے بات وقتِ اجل پر
اب نہیں ہے دل کو راحت رات میں
نہ یقیں باقی کسی کی بات میں
سیّدہؓ فریاد ہے! فریاد ہے!
مدد کیجیے یہ جہاں بے داد ہے
گر نہیں تے زاہدہ تیری کے کام
پھر بنے گی زاہدہ بھی نیک نام

فرشتۂ رحمت میرے گھر میں آیا
پیام محبت مجھے یہ سنایا

کہ تقدیر ستوری ہے سختی ٹلی ہے
تجھے حاضری کی اجازت ملی ہے
شہنشاہِ عالم نے پھر ہے بلایا
تجھے یاد کرکے حکم یہ سنایا

کرو کچھ جشن میری جنت میں آؤ
میرے گھر میں آکر کے نعتیں سناؤ

ہے رمضان کا آنے والا مہینہ
میری زاہدہ تم میرے پاس آنا

786

١

تو شاہِ دیں کی اماں میں ہو بامراد رہے
تو دین و دنیا میں مسرور خوش آباد رہے

تیرے نصیب میں سرکارِ دیں کی نصرت ہو
کرم حبیبِ خدا کا ہو شاد باد رہے

تجھے نصیب ہو سرکار کی قدمبوسی
ہر ایک لمحہ تجھے مصطفیٰ کی یاد رہے

درود پڑھتے گزرتے ہوں روز و شب تیرے
تیرا خیال و خرد پُرسکون و شاد رہے

تمہارے خون میں شامل ہو نورِ قرآں کا
تو ہر جہان میں شاداں و بامراد رہے

اے جانِ زاہدہ تجھ پر خدا کی رحمت ہو
جو میری بیٹی کا دشمن ہو نامراد رہے